ہفتہ | 15-اگست 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

ہفتہ 15 اگست 1998ء 21 ربیع الثانی 1419ہجری 15 ظہور 1377ہش | جلد 48-83 نمبر 177

عیب جوئی کا نقصان

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہو کر باآواز بلند فرمایا۔ جو شخص کسی کے عیب کی جستجو میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اندر چھپے عیوب کو لوگوں پر ظاہر کرکے اس کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب ماجاء فی تعظیم المومن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

وہ (اللہ تعالیٰ) ان لوگوں پر ناراضگی کا اظہار کرتا ہے جو ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے یاد کرتے ہیں اور اپنے ہی لوگوں پر عیب لگاتے ہیں اور دوستوں کی طرح پردہ پوشی سے کام نہیں لیتے بلکہ تمسخر کرتے ہیں اور غیبت کرتے ہیں اور بدظنی سے کام لیتے ہیں اور اُٹھتے بیٹھتے لوگوں کے عیوب کی تلاش میں لگتے رہتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ ان امور کے مرتکب کو ایمان کے بعد اطاعت سے نکل جانے والا قرار دیتا ہے اور اس پر اسی طرح اپنے غضب کا اظہار کرتا ہے جیسے کہ سرکشی کرنے والوں پر۔ وہ یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کے بندے مومنوں اور مسلمانوں کو گالیاں دیں۔ باوجود اس کے کہ وہ ان آیات میں مومنوں کے ایک فریق کو باغی اور ظالم قرار دیتا ہے اور دوسرے کو مظلوم کہتا ہے لیکن وہ ان میں سے کسی کو (دین) کا تارک قرار نہیں دیتا۔ پس اگر تم متقی ہو تو تمہارے لئے یہ نصیحت کافی ہے۔ تم اپنے آپ کو ان آیات کی زد میں نہ لاؤ اور ہلاک کرنے والے امور کو اختیار کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لو اور زیادتی کرنے والوں کے ساتھ نشست برخواست نہ رکھو۔

(سرالخلافہ عربی سے ترجمہ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 329-330)

ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے ہو سکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا ہے وہی اچھے ہوں۔ بعض عورتیں بعض عورتوں سے ٹھٹھا نہ کریں ہو سکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا وہی اچھی ہوں اور عیب مت لگاؤ۔ اپنے لوگوں کے برے برے نام مت رکھو۔ بدگمانی کی باتیں مت کرو اور نہ عیبوں کو کرید کرید کر پوچھو۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد دہم صفحہ 350)

عیب چینی بہت بری بات ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

”یہ بڑی یاد رکھنے والی بات ہے کہ صرف عیب چینی بہت بری بات ہے میں چھوٹا بچہ تھا تو ایک کتاب میں نے پڑھی جس کا نام ”دل بہلاؤ“ تھا۔ اس میں سے دو کہانیاں مجھے یاد ہیں۔ ایک یہ کہ حضرت مسیح کہیں جا رہے تھے آپ نے ایک مردہ کتا دیکھا تو کسی نے کہا کہ دیکھئے کیا خراب شکل ہے۔ آپ نے فرمایا اس کے دانت بہت خوبصورت ہیں۔ کتاب والا اس کہانی سے یہ عمدہ نتیجہ نکالتا ہے کہ اچھے آدمی خوبیوں کی طرف نظر رکھتے ہیں۔ مگر برے جنہیں میں بدقسمت کہوں گا نکتہ چینیوں کی طرف جھک جاتے ہیں۔

پھر ایک اور کہانی لکھی ہے کہ ایک سؤر آتا تھا حضرت مسیحؑ دیوار کی طرف ہو گئے اور کہا کہ آپ سلامتی سے نکل جاویں۔ کسی نے کہا سؤر سے ایسا ادب۔ فرمایا میں زبان کو درست رکھتا ہوں......

مگر میں سچ کہتا ہوں اور اپنے مشاہدہ سے کہتا ہوں کہ جو دوسروں کے عیب از راہ تحقیر نکالتا ہے وہ مرتا نہیں جب تک خود اس عیب میں مبتلا نہ ہو جاوے۔“

(حقائق الفرقان جلد اول ص 252-253)

☆......☆......☆......☆

عیب کی ٹوہ میں لگے رہنے سے بچنا چاہئے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

پھر فرمایا ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو۔ اب بہت سے جھگڑے (۔) جو پائے جاتے ہیں اس میں ایک بڑی وجہ دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں لگے رہنا ہے۔ ایسی بے ہودہ عادت ہے اور اس کا اصل میں اگر مزید تجزیہ کریں تو اس کی وجہ یہ بنتی ہے کہ ایک انسان جب دوسرے کو اپنے سے اچھا دیکھے اور خود اچھا بننے کی صلاحیت یا طاقت نہیں ہے کہ نیکی میں اس سے آگے بڑھ سکے تو اس کی ٹانگ کھینچ کے اپنے سے نیچا کرنے کی جو خواہش ہے وہ ہے جو ٹوہ لینے پر منتج ہوتی ہے کہ اچھا وہ ہمیں پتہ ہے جیسا بنا پھرتا ہے جیسے معاشرے میں عزت ہے چلو ہماری تو نہیں مگر ہم اس کی ایسی بات نکالیں گے کہ سارے معاشرے میں کہہ سکیں گے کہ یہ ہے وہ شخص، اصل حقیقت یہ ہے۔ اور جو بدنیتی سے ٹوہ لگاتا ہے اس کی ٹوہ میں اور اس کے نتیجوں میں ظن لازماً شامل ہوتا ہے اور بدظن شامل ہوتا ہے جو ظن کی مکروہ شکل ہے اور پھر تجسس کرکے اس کے عیب اگر نکالتا بھی ہے تو اس کو خدا اور رسول نے حق ہی نہیں دیا ہے اس عیب کو دوسروں کے سامنے بیان کرے۔ بغیر تجسس کے بھی آپ کے علم میں جو بات آتی ہے۔ دینی معاشرے میں آپ کو کوئی حق خدا نے نہیں دیا کہ آپ اس بات کو اچھال کر عوام الناس میں پھیلائیں۔ جو اولوالامر ہیں جن کے سپرد نظام کیا گیا ہے ان تک باتیں پہنچانا فرض ہے لیکن اتنی ہی باتیں جو سچی ہوں لیکن عوام الناس میں ان باتوں کی تشہیر تو شروع ہی سے منع ہے بلکہ بعض صورتوں میں بڑی سخت سزا دی گئی ہے۔ ایک صورت میں تو اسّی کوڑے کی سزا ہے ایسے شخص کے لئے قطع نظر اس کے کہ یہ واقع ہوا ہو گا کہ نہیں ہو گا۔ قرآن نے جو شرط لگائی ہے ان شرائط پر چونکہ وہ بیان کرنے والا پورا نہیں اترتا اور اس نے ناحق تشہیر کی ہے ایک بات کی اس لئے اسے اسّی کوڑے تک کی سزا مقرر فرما دی گئی ہے۔ چھوٹی موٹی باتوں میں جہاں سزا نہیں ہے وہاں تو لوگ بے دھڑک ایسی باتیں کرتے ہیں۔ ٹوہیں لگاتے، اندازے لگاتے، پھر چسکے لینے کے لئے سوسائٹی میں وہ باتیں پھیلاتے اور اس کے نتیجے میں سارے معاشرے میں وہ زہر گھول دیتے ہیں۔

فرمایا اچھی چیز ہتھیانے کی بھی حرص نہ کرو اور دیکھیں ان دونوں باتوں کو اکٹھا جوڑ دیا ہے۔ تجسس اور اچھی چیز کو، اور یہی وہ نفسیاتی نکتہ ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھا تھا کہ کسی کی اچھی چیز ہے جو اس کے پاس ہے تمنا یہ ہے کہ وہ مجھے ملے خواہ عزت ہو یا کوئی اور دنیا کا مقام ہو یا کوئی مال و دولت وغیرہ قسم کی چیز ہو۔ کسی بھائی کو اچھا دیکھا جائے اور یہ تمنا ہو مل جائے میں اس سے لے لوں میری ہو جائے یہ ہے جو پھر کئی طرح سے اس سے انتقام لینے پر انسان کو آمادہ کرتی ہے اور ایک انتقام کا طریق یہ ہے کہ اس کی برائیاں ڈھونڈو اور اسے معاشرے میں پھیلاؤ۔

(از خطبہ 25-نومبر 1994ء

الفضل انٹرنیشنل 6-جنوری 1995ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

محترم مولانا دوست محمد شاہد - مؤرّخ احمدیت

عالمِ روحانی کے لعل وجواہر

تصرفِ الٰہی کا عجیب وغریب کرشمہ

حضرت میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور حضرت بانی سلسلہ کے نہایت مخلص اور قدیم فدائی بزرگ تھے۔ آپ کی زبان سے تصرف الٰہی کے عجیب وغریب کرشمہ کی نسبت ایک واقعہ سنئے جس سے روح اور قلب صداقت اور راستی کے ولولہ سے بھر جاتے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی شریر نے ایک اخبار میں شائع کرا دیا کہ نعوذ باللہ حضرت صاحب کو جذام ہو گیا ہے۔

اس افواہ کی وجہ سے لاہور میں بڑی کھلبلی مچ گئی اور مخالفوں نے بڑا شور مچایا۔ گیارہ آدمی مخالفین میں سے اس بات کی تحقیق کرنے کے لئے قادیان روانہ ہوئے۔ اس افواہ سے مجھے بھی سخت اضطراب پیدا ہوا۔ اور میں بھی قادیان آنے کے لئے روانہ ہو گیا ان گیارہ اشخاص میں سے پانچ شخص تو بٹالہ پہنچ کر واپس چلے گئے۔ انہوں نے آپس میں صلاح کی۔ کہ مرزا صاحب تو جادو کر لیتے ہیں۔ اگر ہم وہاں گئے۔ تو شاید ہم پر بھی کر لیں۔ اس خیال کی وجہ سے پانچ تو واپس لوٹ گئے۔ اور چھ قادیان کی طرف روانہ ہو گئے۔ میں ان سے پہلے یکہ لے کر قادیان پہنچ گیا تھا۔ جب میں نے حضور کو خوش وخرم اور تندرست پایا۔ تو مجھے بہت ہی خوشی ہوئی اور میں نے اس افواہ کا ذکر کرنا بھی آپ سے مناسب نہ سمجھا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ چھ آدمی بھی حضرت صاحب کی مجلس میں پہنچ گئے۔ اور چپ چاپ ہو کر بیٹھ رہے۔ حضور نے اپنا پاجامہ کھینچ کر ایک پنڈلی گھٹنے تک ننگی کر دی۔ اور جو آدمی پاؤں دبا رہے تھے۔ ان کو فرمایا کہ خوب زور سے دباؤ۔ پھر حضور نے دوسری پنڈلی کو گھٹنے تک ننگا کیا۔ اور دبانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور نے خود بخود اپنے دونوں بازو کہنیوں تک یکے بعد دیگرے ننگے کئے۔ پھر حضور نے اپنا کرتہ اٹھا کر اس کو پنکھے کی طرح اس طریقہ سے ہلایا۔ کہ جس سے حضور کا پیٹ ننگا ہو جاتا تھا۔ یہ دیکھ کر وہ آدمی جو لاہور سے آئے تھے بول اٹھے کہ اخباروں والے کیسے جھوٹے اور شریر ہیں کہ انہیں جھوٹ بات شائع کرتے ہوئے شرم بھی نہیں آتی۔ حضرت صاحب نے یہ بات سن کر بھی کچھ نہ فرمایا۔ اور خاموش رہے۔ ان آدمیوں میں سے دو تین نے تو بیعت کر لی۔ اور باقی جس طرح خالی ہاتھ آئے تھے ویسے ہی چلے گئے۔

(الفضل 2 دسمبر 1914ء ص 25)

دعا کی آفاقی تاثیر

سید احمد نور صاحب کابلی نے بیان فرمایا کہ

"ایک سال بارش بہت کثرت سے ہوئی۔ دوسرے تیسرے دن ضرور بارش ہو جاتی تھی یہ سلسلہ دن بدن لمبا ہی ہوتا جاتا تھا۔ میرا مکان چونکہ ڈھاب کے کنارہ پر تھا۔ اس کی دیواروں کے قریب پانی پہنچ گیا۔ اگر ایک دو دن اور بارش ہوتی۔ تو قریب تھا کہ پانی مکان کے اندر تک پہنچ جاتا۔ اور مکان گر جاتا۔ مجھے بڑی تشویش ہوئی۔ کسی نے حضرت مسیح موعود سے اس کا ذکر کر دیا۔ صبح کے وقت حضور سیر کر کے واپس آ رہے تھے اور حضرت اماں جان اور کچھ اور مستورات بھی آپ کے ساتھ تھیں۔ آپ میرے مکان میں تشریف لے آئے۔ آپ کے ہاتھ میں عصا تھا۔ پوچھا۔ کہ پانی کہاں تک آ گیا۔ میں نے عرض کیا۔ کہ مکان کے بہت قریب آ گیا ہے۔ اور مکان کے گرنے کا بہت ہی اندیشہ ہے فرمایا اچھا اللہ اب رحم کرے گا بارش کے بند ہونے پر دیواروں کے ساتھ مٹی ڈال لینا۔ آپ نے جس دن یہ فرمایا۔ اس دن سے لے کر بارش ایک عرصہ تک بند رہی۔ اور ڈھاب کا پانی اتر گیا۔ اور ہم نے مکان کے ارد گرد خوب مٹی ڈال لی۔

اور پھر بڑی بڑی بارشیں ہوئی ہیں لیکن میرا مکان کبھی پانی کی وجہ سے خطرہ میں نہیں ہوا۔"

(الفضل 2 دسمبر 1914ء ص 25)

شفا کا اعجازی نشان

حضرت میاں محمد حسین خاں صاحب ٹیلر ماسٹر آف گوجرانوالہ مقیم قادیان کی چشمدید شہادت ہے کہ تقریباً 1901ء میں انہیں قادیان کی زیارت کرنے اور بیت مبارک میں نماز ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی جب لوگ نماز پڑھ کر چلے گئے تو ایک پٹھان نے حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ متواتر چھ ماہ ہیں نے آپ سے نقرس کا علاج کروایا ہے مگر کچھ بھی آرام نہیں آیا مگر آج یہ واقعہ ہوا کہ جب حضرت کھڑکی سے باہر نکلے تو اتفاقاً آپ کا پاؤں میرے پاؤں پر پڑ گیا اس وقت مجھے محسوس ہوا کہ میری نقرس کی بیماری اچھی ہو گئی ہے نماز کے بعد جب آپ اندر تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کی کہ ہے تو بے ادبی کی بات مگر آپ میرے پاؤں پر پاؤں رکھ کر چلے جائیں۔ حضور نے اس درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور اب مجھے اللہ کے فضل سے بالکل صحت ہے۔

اس پر حضرت مولانا نورالدین صاحب نے جواباً ارشاد فرمایا کہ

"بھائی میں تو معمولی حکیم ہی ہوں لیکن وہ تو خدا کے (مامور) ہیں۔ اس کے ساتھ میں کیسے مقابلہ کر سکتا ہوں میں نے تو معمولی دوا ہی دینا تھی۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم ص 146 مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب طبع اول اپریل 1939ء قادیان)

عبدالمالک نمائندہ الفضل لاہور

ایک حکم اور ایک عمل

اللہ تعالیٰ کے قرآن پاک میں سات سو سے زائد احکامات ہیں جن کے بارہ میں حکم ہے کہ یہ کرو اور یہ نہ کرو جس کے ماننے سے انسان خدا تعالیٰ کا مقرب بندہ ہو جاتا ہے اور اس کی رضا مل جاتی ہے جو انسانی زندگی کا مقصد حیات ہے ان احکامات میں سے ایک حکم ربانی ہے۔

تم وہ کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو اس بات کو خدا تعالیٰ سخت ناپسند فرماتا ہے کہ زبان سے کچھ تلقین کرو اور عمل اس کے برعکس ہو۔

خدا تعالیٰ کے پاک اور مقرب بندے اس حکم پر اپنی ذات میں کامل نمونہ ہوتے ہیں اور وہ جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں چنانچہ ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اور آپ سے پہلے بھی تمام ائمہ جماعت احمدیہ عالمگیر اسی طرح کرتے ہیں چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ عام طور پر جب بھی کوئی تحریک کرتے ہیں تو ساتھ ہی فرما دیتے ہیں کہ اس کا اتنا حصہ میں اپنی طرف سے ادا کروں گا جو کہ عموماً مالی تحریک ہوتی ہے اور اس اعلان کرنے کا ایک مقصد اپنا نمونہ ہوتا ہے تاکہ احباب کو معلوم ہو جائے کہ صرف زبان سے کہہ ہی نہیں دیتے بلکہ خود اپنا عمل بھی بتاتے ہیں جس سے قرآنی حکم کی تعمیل ہو جاتی ہے۔

مثلاً ایک خطبہ میں تحریک فرمائی کہ امراء جن کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت سے نوازا ہے وہ غرباء کی بچیوں کی شادیاں کروائیں اور ساتھ ہی فرمایا میں نے اب تک خود اور اپنی بیگم صاحبہ مرحومہ کی طرف سے اب تک اتنا اس میں حصہ لیا ہے یا خاندان حضرت مسیح موعود کی طرف سے حصہ لیا ہے۔

اس طرح جرمنی میں بیوت کی تعمیر کا منصوبہ بنا اور احباب کو اس میں حصہ لینے کی تحریک کی تو ساتھ ہی فرمایا کہ اتنی بیوت کا خرچ میں ادا کروں گا۔

یہ تو وہ پہلو ہیں جن میں مال خرچ ہوتا ہے مگر بعض وہ تحریکات ہیں جن میں وقت اور توانائی خرچ ہوتی ہے۔ مگر انسان کو فائدہ ملتا ہے اس کی ایک تازہ مثال یہ ہے۔

حضور جرمنی کے دورہ پر انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں بنفس نفیس شامل ہوئے وہاں مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ ایک خصوصی نشست کے دوران فرمایا۔

کہ تم انصار کو صحت مند اور چاق وچوبند رہنا چاہئے اس ضمن میں بعض زریں نصائح سے نوازتے ہوئے فرمایا۔

کہ متوازن غذا کے ساتھ ہلکی پھلکی ورزش بھی جسم کو صحت مند اور توانا رکھنے کے لئے ضروری ہے آپ نے فرمایا کہ ہر ناصر کو روزانہ سوائے کسی اشد مجبوری کے صبح کی سیر کرنی چاہئے اور کم از کم دو میل پیدل چلنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا۔

"میں روزانہ 4 میل پیدل چل کر سیر کرتا ہوں"

(ہفت روزہ انٹرنیشنل الفضل لندن 24 جولائی 1998ء)

گو بات صحت کی۔ متوازن غذا کی۔ اور سیر کی ہے مگر اپنا نمونہ بھی ساتھ بتا دیا کہ "میں روزانہ چار میل پیدل چل کر سیر کرتا ہوں"

پس ہم جو خلافت کے فدائی ہیں ہمارا بھی فرض ہے کہ اس طرح کریں جس طرح امام حکم دیتا ہے کیونکہ ارشاد ہے۔

امام ڈھال ہے اس کے پیچھے ہو کر چلو کامیاب ہو جاؤ گے۔

اس ڈھال کو استعمال کرنا ہمارا کام ہے کامیابی ہمارے قدم چومے گی اور ترقیات کے دروازے ہمارے لئے کھلیں گے خدا ہم سے راضی ہو گا اور جنت کی رضا سے نوازے گا اور اس قرآنی حکم پر عمل کرنے والے ہوں گے کہ جو ہم کہتے ہیں وہی کرتے بھی ہیں اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔

اطاعت کے معنی

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

"بوعلی سینا ایک طبیب تھا۔ امام غزالیؒ اور امام رازیؒ اچھی عربی لکھنے والے ہیں۔ مگر یہ بھی ان سے کم نہیں۔ ایک دن اس نے عمدہ تقریر کی۔ ایک .... اس کا شاگرد بیٹھا تھا۔ اس نے کہا آپ نبوت کا دعویٰ کرتے تو آپ کو زیبا تھا۔ اس وقت ابن سینا خاموش رہا۔ ایک دن سردی تھی۔ ٹھنڈی ہوا اور یخ بستہ پانی موجود۔ اس شاگرد سے کہا۔ ذرا کپڑے اتار کر اس میں ہو آؤ۔ وہ کہنے لگا۔ خیر کیا آپ مجنون تو نہیں ہو گئے؟ کہا کیا اس ہمت پر مجھے پیغمبر بناتا تھا؟ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہؓ کو گھمسانوں میں جانے کا جو حکم دیتے تھے کیا وہ یہی جواب دیتے تھے۔"

(حقائق الفرقان جلد 2 ص 144)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسعود احمد سلیمان

اندھیری راتوں کی دعائیں

دستِ بکار دل بیار

○ آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے پر یہ حقیقت نہایت درجہ روشن ہو کر سامنے آتی ہے کہ آپؐ کی زندگی "دست بکار دل بیار" کی زندہ عملی تصویر تھی۔ آپؐ کی زندگی کا ہر لمحہ اپنے مولیٰ کی یاد میں گذرا۔ آپ کی زندگی کی ہر ساعت اپنے خالق و مالک کے آستانہ پر سجدہ ریز تھی۔ ایک عشق اور محویت کا عالم تھا۔ ایک جذب اور سرور کی حالت تھی۔ جس کا غیر تو غیر بعض اپنے بھی تصور نہیں کر سکتے۔ آپؐ بظاہر انسانوں میں رہتے تھے' انہی میں گھومتے ہوئے اور کام کرتے دکھائی دیتے تھے مگر در حقیقت آپؐ ہمیشہ اپنے رب کی یاد میں گم رہتے۔ اور اسی کے ذکر اور اسی کی یاد سے سکون و اطمینان پاتے۔

جب آپؐ بنی نوع انسان کو ہدایت دینے کے عظیم المرتبت' مقام نبوت پر فائز ہوئے۔ اور آپؐ نے اپنے ارد گرد بسنے والوں کو دیکھا کہ کس طرح گمراہی کی ہولناک تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں اور اپنے رب سے بہت دور جا چکے ہیں۔ اور ظلم و ستم اور قسم قسم کے فساد کی آماجگاہ بن چکے ہیں تو اس دردناک کیفیت نے آپ کے معصوم اور پاکیزہ' رحمت اور شفقت کے جذبہ سے سرشار دل کو بے قرار کر دیا۔ آپؐ تو کسی جانور کی تکلیف بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے پھر کس طرح انسان کو خود اپنے ہاتھوں ہلاک ہوتے اور آگ کے گڑھے میں دیکھ کر خاموش رہتے۔ پس آپؐ نے اپنے آپ کو ایک ہلاک کر دینے والے غم اور گہرے کرب میں مبتلا کر دیا۔ انسان کی ہدایت کے لئے تمام ظاہری تدابیر اختیار کرنے کے بعد ہمیشہ آپؐ اپنے بے چین اور مضطرب دل کے ساتھ اپنے رب کے حضور پیش ہو جاتے۔ اسی کے حضور گڑگڑاتے' اسی سے التجائیں کرتے۔ اسی کے حضور اپنی کمزوری اور بے بسی کی فریاد کرتے ہوئے استقامت اور مدد طلب کرتے۔

حیرت انگیز انقلاب

○ چنانچہ آپؐ کی دعاؤں اور والہانہ التجاؤں کے نتیجہ میں صرف 23 سال کے مختصر سے عرصہ میں ایک ایسا عظیم انقلاب رونما ہوا کہ جسے تاریخ انسانی نے کبھی پہلے دیکھا اور نہ ہی کبھی آئندہ دیکھ سکے گی۔ اس مختصر سے عرصہ میں وہ جو خدا کے نام سے نا آشنا تھے' وہ اولیاء اللہ بن گئے وہ جن کا درندگی اور سفاکی شغل بن چکا تھا وہ صلح و آشتی کے علمبردار بن گئے وہ جو گناہوں اور بدکاریوں کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے وہ تقویٰ اور طہارت کی بلند چوٹیوں پر جا پہنچے وہ جو ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے وہ دوسروں کی تکلیف دور کرنے کے لئے اپنی جانیں نچھاور کرنے والے بن گئے۔ وہ جو جاہل اور بدو قوم تھی وہ دنیا کی استاد اور رہبر بن گئی۔ صرف 23 سال کے نہایت قلیل عرصہ میں یہ عظیم الشان تغیر کیسے پیدا ہوا۔ ناممکن ہے کہ صرف ظاہری کوششوں اور تدبیروں سے خواہ وہ کتنی ہی ہوں ایسا انقلاب رونما ہو سکتا۔ لازماً کوئی اور بات تھی۔ کوئی راز تھا جو اس انتھک محنت اور مسلسل جدوجہد کے پیچھے کار فرما تھا۔ ضرور کوئی نہ نظر آنے والی عظیم قوت اور زبردست طاقت تھی جو اس عظیم الشان انقلاب کی موجب بنی۔ حضرت مسیح موعود ان الفاظ سے اس راز پر سے پردہ اٹھاتے ہیں۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔ اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ اس سے پہلے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنھوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اللھم صل وسلم وبارک علیہ وآلہ بعدد ھمہ وغمہ وحزنہ لھذہ الامۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔"

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد 6 ص 10-11)

مجسم دعا وجود

○ جب اس نقطہ نظر سے ہم آپ کی زندگی کا مطالعہ کریں تو یوں لگتا ہے کہ آپ کی زندگی دعا سے عبارت تھی۔ آپ مجسم دعا تھے۔ دعا ہی آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ کوئی دن' کوئی گھنٹہ' کوئی لمحہ ایسا نہ گذرتا تھا جس میں آپ دعاؤں یا ذکر الٰہی سے غافل ہوتے۔ رات سونے سے قبل دعا کرتے۔ اٹھتے تو دعا کرتے۔ ہاتھ منہ دھونے لگتے تو دعا کرتے۔ صبح میں داخل ہوتے تو دعا کرتے۔ گھر سے باہر نکلتے تو دعا کرتے۔ مسجد میں داخل ہوتے اور باہر نکلتے ہوئے دعا کرتے۔ گھر میں داخل ہوتے تو دعا کرتے۔ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں دعا کرتے لباس پہنتے تو دعا کرتے۔ بلندی پر چڑھتے تو دعا کرتے۔ پستی میں اترتے تو دعا کرتے بیمار کے پاس جاتے تو دعا کرتے' کسی محتاج اور مصیبت زدہ کو دیکھتے تو دعاؤں سے بھی اس کی مدد کرتے۔ کوئی سفر اختیار کرتے تو دعا کرتے۔ غرض کوئی کام کوئی فعل ایسا نہیں تھا۔ جو دعا سے خالی ہوتا۔ یہ تو عام روزمرہ کی دعائیں تھیں۔ مگر جو آپؐ اپنے رب کے حضور علیحدگی اور خلوت میں دعائیں کرتے۔ یا جو بھٹکی ہوئی مخلوق کی ہدایت کے لئے دعائیں کرتے' یا جو مصیبت زدہ اور ظلم و ستم کا نشانہ بنتے ہوئے لوگوں کو دیکھ کر ان کی نجات اور سلامتی کے لئے دعائیں کرتے یا جو دشمن کی ایذا رسانیوں پر ان کی ہدایت کے لئے دعائیں کرتے ان کا تو رنگ ہی کچھ اور ہوتا۔ وہ ایسی درد ناک اور مضطربانہ دعائیں ہوتیں جو سیدھی عرش پر پہنچتیں اور باران رحمت بن کر واپس برستیں۔ ایسی ہی دعاؤں کے بے شمار واقعات میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

خلوت پسندی

○ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنے ارد گرد کے مشرکانہ اور سفاکانہ ماحول کو دیکھ کر بے تاب ہو جایا کرتے تھے اور آبادیوں کو چھوڑ کر ویرانوں کا رخ کرتے۔

فرماتی ہیں آپؐ کو عبادت کے لئے خلوت محبوب تھی۔ آپؐ غار حراء چلے جایا کرتے تھے۔ اور کئی کئی دن اور راتیں وہاں تنہائی میں اپنے رب کے حضور راز و نیاز کرتے۔ جب زاد راہ ختم ہو جاتا تو واپس آتے۔ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کئی دنوں کی خوراک لے کر پھر غار کا رخ کرتے۔

(بخاری باب کیف کان بدء الوحی)

اور یوں سارا وقت خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز رہتے۔ یہی وہ غار حراء کی پرسوز دعائیں تھیں جن کے نتیجے میں وہ سراج منیر طلوع ہوا۔ جس نے نہ صرف عرب کی بلکہ ساری دنیا کی تاریکیوں کو دور کر دیا۔

جوشِ گریاں کا نظارہ

○ حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ اور نماز میں اس قدر گریہ و زاری اور آہ و بکا کر رہے تھے۔

ولجوفه ازیز کازیز المرجل

((شمائل ترمذی باب بکاء النبی ﷺ)

کہ رقت اور جوش گریاں سے آپ کا سینہ یوں ابل رہا تھا جس طرح ہنڈیا ابلتی ہے۔

نماز پنجگانہ

○ آپؐ پنجوقتہ نماز باجماعت بھی نہایت خشوع و خضوع سے پڑھتے۔ جس میں نہ صرف خود بلکہ صحابہ کو بھی آپ ایک اور جہان میں لے جاتے جہاں یہ مقدس جماعت ہوتی اور سامنے ان کا محبوب رب ہوتا۔ ایک محویت کا عالم ہوتا۔ رقت طاری ہوتی۔ استغراق میں گم ہوتے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ سورہ التین کی ایسی خوش الحانی سے اور پرسوز تلاوت فرما رہے تھے کہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ ہمارے دل بے قابو ہو جائیں گے اور سینوں سے باہر نکل آئیں گے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الاذان والتوحید)

دربارِ خاص میں حاضری

○ نماز باجماعت کے علاوہ آنحضور ﷺ باقاعدگی سے نوافل اور نماز تہجد کا التزام فرمایا کرتے تھے۔ جب سب دنیا سو رہی ہوتی آپؐ اپنے بستر کو چھوڑ کر بے قرار دل کے ساتھ اپنے خالق و مالک اور محبوب ازلی کے حضور حاضر ہو جاتے۔ اور اپنی مناجات پیش کرتے۔ گویا دربار خاص لگ جاتا جس میں آپؐ ہوتے اور سامنے آپ کا رب ہوتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا رب جو بڑی برکت اور بڑی شان والا ہے ہر رات جب اس کا ایک تہائی حصہ باقی رہتا ہے اس دنیاوی آسمان پر نازل ہوتا ہے۔ اور یہ اعلان کرتا ہے۔

کون ہے جو مجھے پکارے کہ میں اسے جواب دوں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تا میں اسے عطا کروں' اور کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تا میں اسے بخش دوں۔

(مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین باب الترغیب فی الدعاو الذکر فی آخر اللیل)

رات کے وقت آپؐ اس قدر دعائیں کرتے اور اس قدر لمبی نماز پڑھتے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بعض دفعہ کھڑے ہوتے ہوتے آپؐ کے قدم متورم ہو جاتے اور پھٹنے لگتے۔

(بخاری کتاب التہجد)

اسی رات کی نماز کا ذکر کرتے ہوئے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ اپنا ذاتی واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں بھی حضور ﷺ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گیا۔ تو آپؐ نے سورہ بقرہ کی تلاوت شروع کی۔ میں نے دل میں سوچا کہ شائد آپؐ سورہ بقرہ کی 100 آیات کی تلاوت فرمائیں گے۔ جب آپؐ نے 100 آیات بھی پڑھ لیں تو میں نے سوچا کہ ایک ہی رکعت میں سورہ بقرہ ختم کریں گے۔ مگر آپ نے سورہ بقرہ تلاوت فرمانے کے بعد سورہ آل عمران شروع کر دی۔ اس کے بعد سورہ نساء شروع کی۔ (یاد رہے کہ یہ سورتیں پہلے چھ پاروں میں پھیلی ہوئی ہیں)

آپؐ خوش الحانی سے اور حروف کی مکمل ادائیگی کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔ جب آپؐ کسی ایسی آیت سے گذرتے جس میں تسبیح ہوتی تو آپؐ بھی تسبیح کرتے جب کوئی ایسی آیت پڑھتے جس میں سوال سکھایا گیا تھا تو آپؐ رک کر اپنے رب سے سوال کرتے اور جب کسی ایسی آیت کی تلاوت فرماتے جس میں پناہ مانگنے کا حکم ہوتا تو آپؐ ٹھہر کر خدا تعالیٰ سے پناہ طلب کرتے۔ پھر آپؐ نے رکوع بھی اتنا ہی طویل کیا جتنا قیام تھا۔ پھر آپؐ نے قیام کیا جو رکوع کے برابر طویل تھا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا اور سجدہ بھی اتنا ہی طویل کیا جتنا طویل آپ نے قیام کیا تھا۔"

(مسلم کتاب الصلوۃ استحباب طویل القراءۃ فی صلوۃ اللیل)

نہ معلوم آپ ان رکوع و سجود میں کتنی دعائیں کیا کرتے تھے۔

آبادیوں سے دور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تنہائیوں میں

○ بعض دفعہ آپؐ راتوں کو اٹھ کر آبادی سے دور چلے جاتے تاکہ آپ انتہائی تخلئے میں اپنے رب سے راز و نیاز کریں- اور کھل کر اپنے دل کا ماجرا اس کے حضور پیش کریں-

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت ﷺ کی میرے ہاں باری تھی آپؐ نے رات سونے کی تیاری کی- اپنا جوتا اتارا اور لیٹ گئے- کچھ دیر بعد جب آپؐ نے اندازہ لگایا کہ میں سو گئی ہوں تو آپؐ آہستہ سے اٹھے اپنے کپڑے درست کئے- اور جوتی پہن کر باہر نکل گئے- میں جاگ رہی تھی میں نے بھی اپنی اوڑھنی لی اور اچھی طرح چادر لپیٹ کر آپؐ کے پیچھے چل پڑی میں نے دیکھا کہ آپؐ جنت البقیع (مدینہ کا قبرستان) میں پہنچے ہیں اور وہاں جا کر بڑی دیر تک دعا کرتے رہے- پھر تین مرتبہ اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے- اس کے بعد آپ واپس مڑے تو میں بھی واپس چل پڑی-

(مسلم کتاب الجنائز باب مایقال عند دخول القبور)

بارہا ایسا ہوا کہ رات آپؐ اٹھ کر عبادت میں مشغول ہوتے جب تہجد کی نماز میں کچھ وقت رہتا تو اپنی ازواج کو بھی اٹھاتے- ماہ رمضان کی راتوں میں خاص طور پر اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے-

مہربان ماں سے زیادہ رحمدل

○ آپ کا دل اس قدر مہربان تھا- اس قدر رحمت اور شفقت علی خلق اللہ سے پُر تھا کہ جس طرح ایک مہربان ماں اپنے بچوں کی تکلیف دیکھ کر تڑپ اٹھتی ہے- اس سے کہیں بڑھ کر آپؐ کا دل نرم اور دوسروں کی تکلیف کو دیکھ کر بے تاب ہونے والا تھا- اپنے تو اپنے- آپؐ ان غیروں بلکہ دشمنوں سے بھی رحمت اور شفقت کا سلوک کرنے والے تھے جو آپ کے خون کے پیاسے تھے جو آپ کو ہر قسم کی تکلیف اور ایذاء پہنچانے کے لئے کمربستہ تھے- آپؐ کی تکذیب اور اہانت میں اس قدر بڑھ گئے کہ آپ کو اپنے شہر مکہ اور دل و جان سے زیادہ عزیز خانہ کعبہ کو چھوڑنے پر مجبور کر دیا- اور مدینہ میں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا- جنہوں نے آپؐ کے عزیز و اقارب کو بڑی بے دردی سے شہید کیا جنہوں نے آپؐ کے فدائی اور جانثار صحابہ کو بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کیا- ان کے لئے آپؐ کے پاک اور مطہر اور معصوم دل کی کیفیت یہ تھی کہ آپؐ جانتے تھے کہ اگر یہ اپنی ایذا رسانیوں سے باز نہ آئے تو یہ مخالفت خود ان پر پلٹ پڑے گی اور انہیں تباہ و برباد کر دے گی- اور خدا کا غیظ و غضب ان پر بھڑکے گا اور ان کا نام و نشان مٹا دیا جائے گا- چنانچہ آپؐ کو ان کی تباہی اور بربادی کا غم کھائے جا رہا تھا- اس لئے آپؐ ان کی ہدایت اور سلامتی کے لئے ہر آن کوشاں رہتے- اور جب کبھی دور سے بھی عذاب الٰہی کا کوئی اشارہ دیکھتے تو فوراً آپؐ پریشان ہو جاتے- آپؐ کا چہرہ متغیر ہو جاتا اور اس ممکنہ عذاب کو روکنے کے لئے دعاؤں میں لگ جاتے- چنانچہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں-

یعنی جب آنحضور ﷺ آسمان پر برسنے والا بادل دیکھتے تو آپ بے چین اور بے قرار ہو کر چہل قدمی کرنے لگتے- کبھی ادھر جاتے کبھی ادھر کبھی گھر میں داخل ہوتے کبھی باہر نکلتے (اور شدید بے چینی اور بے قراری سے اپنے رب سے اس عذاب سے بچنے کی فریاد کرتے) یہاں تک کہ جب بارش ہو جاتی تو آپ کی یہ بے قراری والی کیفیت جاتی رہتی- جسے حضرت عائشہؓ بخوبی پہچان لیتی- ایک ایسے ہی موقعہ پر آپؐ نے حضرت عائشہؓ کی حیرانگی کو دیکھتے ہوئے فرمایا- مجھے کیا معلوم کہ شائد انہی بادلوں کی طرح کا بادل ہو (جو ھود علیہ السلام کے وقت تکذیب کرنے والی قوم کو سزا دینے کے لئے آیا تھا) جسے آتا دیکھ کر اس کی قوم نے کہا تھا کہ یہ تو محض ایک بادل ہے جو بارش برسائے گا- مگر انہیں نہیں معلوم تھا کہ یہ بادل ان کی سزا کے لئے آیا ہے جس میں ان کے لئے عذاب الیم ہے- پس جب بھی تیز ہوا چلتی- آندھی آنے لگتی یا طوفان آتا آپؐ بے قرار ہو کر اپنی قوم کی بخشش کے لئے دعاؤں میں لگ جاتے-

(بخاری کتاب بدء الخلق باب وھوالذی ارسل الریاح)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کسوف و خسوف کی نماز

اسی طرح جب کسوف و خسوف ہوتا تب بھی آپ خدا تعالیٰ کے ان نشانات کو دیکھ کر فوراً اسی کی طرف جھکتے- اور گریاں و بریاں ہو کر بڑے الحاح اور درد سے اپنی قوم کی ہدایت اور بخشش کے لئے دعائیں کرتے-

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے عہد مبارک میں ایک مرتبہ سورج کو گرہن لگا- تو حضورؐ نماز کسوف پڑھانے کے لئے کھڑے ہو گئے- نماز میں اتنا لمبا قیام کیا کہ یوں لگتا تھا کہ شائد آپؐ رکوع نہیں کریں گے- اور پھر آپؐ نے اتنا لمبا رکوع کیا کہ یوں لگتا تھا کہ شائد آپؐ رکوع سے سر نہیں اٹھائیں گے- پھر رکوع کے بعد اتنا طویل ہی آپؐ نے قیام کیا- پھر آپؐ نے سجدہ کیا اور اتنا طویل سجدہ کیا کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ شائد آپؐ سجدہ سے سر نہیں اٹھائیں گے-

سجدوں میں آپؐ اس قدر بے قراری سے آہ و بکا کر رہے تھے اور الحاح و درد سے اپنے رب کے حضور گریہ کناں تھے کہ ہمیں بھی آپؐ کی درد بھری دعاؤں کی آواز سنائی دیتی-

آپؐ عرض کرتے تھے کہ اے میرے رب کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا کہ تو ان مخالفوں کو عذاب نہیں دے گا اس وقت تک کہ جب تک میں ان میں ہوں اے میرے رب کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا کہ تو انہیں عذاب نہیں دے گا اس حال میں کہ وہ استغفار کریں- ہاں اے میرے اللہ ہم تجھ سے استغفار کر رہے ہیں پس تو ہمارے استغفار کو قبول فرما اور انہیں بخش دے ان پر رحم کر- اور انہیں ہدایت دے دے-

شمائل ترمذی باب فی بکاء رسول اللہؐ)

یقیناً یہ انقلاب آفریں دعائیں ہی تھیں جن کے بطن سے ہدایت اور رحمت کے چشمے جاری ہوئے- جنہوں نے اس مردہ قوم کو زندہ کر دیا-

دعاؤں کی تلوار

○ بارہا آپ کی زندگی میں ایسے واقعات رونما ہوئے کہ مخالفوں کی مخالفت کے باوجود' ان کی ایذا رسانیوں کے باوجود آپؐ نے ان کے لئے ہدایت کی دعا کی جو مقبول ہوئی-

حضرت عمر بن الخطابؓ جو اسلام لانے سے قبل شدید ترین مخالف تھے آپؐ کی دعاؤں کے تیروں سے گھائل ہوئے- آپؐ کے لئے حضور ﷺ نے جو دعائیں کیں انہیں تاریخ نے ان الفاظ میں محفوظ کر لیا-

یعنی اے میرے اللہ ابو جہل یا عمر بن خطاب میں سے جو تجھے زیادہ پیارا ہے اس کے ذریعہ اسلام کی عزت افزائی فرما-

(ترمذی ابواب المناقب باب مناقب ابی حفص عمر بن خطابؓ)

یہ ایمان افروز نظارہ تاریخ کی کتب کے اوراق میں محفوظ ہے کہ عمر بن خطاب ننگی تلوار لئے گھر سے نکلے کہ آج میں نعوذ باللہ حضور اکرم ﷺ کا خاتمہ کر دوں گا- مگر قبل اس کے کہ وہ تلوار چلاتے حضور ﷺ کی دعاؤں کی تلوار سے گھائل ہو گئے- اور وہ اسی ننگی تلوار سمیت آپ کے قدموں کو بوسہ دیتے ہوئے ان پر نچھاور ہو گئے-

تقدیر بدل گئی

○ ابتدائی دور نبوت میں جب اسلام کا آہستہ آہستہ نفوذ ہو رہا تھا اور مقابل پر مخالفت درجہ بدرجہ بڑھ رہی تھی ان ایام میں قبیلہ دوس کے ایک معزز رئیس اور شاعر طفیل بن عمرو مکہ آئے اور حضور ﷺ کی تبلیغ سے مشرف باسلام ہو گئے- جب یہ واپس اپنے قبیلے کی طرف لوٹے اور انہیں تبلیغ کی تو صرف چند ایک ایمان لائے اور باقی تمام قبیلے نے سخت مخالفت کی- چنانچہ یہ اور ان کے کچھ ساتھی حضور ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی کہ دوس قبیلے نے انکار کر دیا ہے- اور مخالفت پر آمادہ ہیں آپ ان کے لئے بددعا کریں- جب حضور ﷺ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو صحابہ نے خیال کیا کہ اب دوس قبیلہ تباہ و برباد ہو جائے گا اور ہرگز نہیں بچے گا- مگر دیکھنے والوں نے کیا دیکھا اور سننے والوں نے کیا سنا کہ آنحضور ﷺ بڑے عجز و انکساری سے اپنے آسمانی آقا سے ان الفاظ میں التجا کر رہے ہیں

اَللّٰهُمَّ اَهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ

(بخاری کتاب الجہاد باب الدعا للمشرکین بالھدی)

اے میرے اللہ دوس قبیلہ کو ہدایت دے دے اور انہیں میرے پاس لے آ- چنانچہ کس شان سے یہ دعا پوری ہوئی کہ چند سالوں کے اندر اندر قریباً سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا- اور فتح خیبر کے وقت 70 خاندانوں پر مشتمل یہ قبیلہ ایمان کے زیور سے آراستہ ہو کر خوشی خوشی اپنے آقا ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو گیا- انہی میں معروف صحابی حضرت ابو ہریرہؓ بھی تھے-

ایک نسخہ

○ "اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ کہ جب کوئی دکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ اور جو مصائب اور مشکلات ہوں ان کو کھول کھول کر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرو کیونکہ یقیناً خدا ہے اور وہی ہے جو ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے انسان کو نکالتا ہے- وہ پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے- اس کے سوا کوئی نہیں جو مددگار ہو سکے- بہت ہی ناقص ہیں وہ لوگ کہ جب ان کو مشکلات پیش آتی ہیں تو وہ وکیل' طبیب یا اور لوگوں کی طرف تو رجوع کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا خانہ بالکل خالی چھوڑ دیتے ہیں- (صاحب ایمان) وہ ہے جو سب سے اول خدا تعالیٰ کی طرف دوڑے"-

(ملفوظات جلد نہم صفحہ 113)

ایک ہولناک داستان

○ رحمۃ للعالمین' محسن اعظم ﷺ کی ذات بابرکات پر جو مظالم ڈھائے گئے اور ایذاء رسانیوں کی ہولناک داستان رقم کی گئی اس میں سرفہرست طائف کا واقعہ آتا ہے- جب آپؐ کو اپنی قوم نے بے انتہاء تکلیفیں پہنچاتے ہوئے رد کر دیا- تو آپؐ انتہائی نامساعد حالات میں بے بسی کے عالم میں طائف کی طرف روانہ ہوئے کہ شائد یہ قوم ایمان لے آئے اور ہدایت پا جائے 40 میل سفر کی تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے جب آپؐ طائف پہنچے تو یکے بعد دیگرے تمام رؤساء نے آپ کا سختی سے انکار کر دیا- نہ صرف آپؐ کو رد کیا بلکہ شہر کے آوارہ اوباش نوجوانوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا جنہوں نے جھولیوں میں پتھر بھر لئے- حضورؐ پر آوازے کسے اور پتھر برسانا شروع کئے- اس سنگ باری سے آپؐ کا جسم لہولہان ہو گیا- تین میل تک یہ نادان آپؐ کا تعاقب کرتے رہے- تین میل دور ایک باغ میں آپؐ نے پناہ لی اور یہ ظالم واپس گئے- آپؐ ایک درخت کے سائے تلے کھڑے ہو کر اپنے رب کے حضور بڑے درد بھرے الفاظ میں یوں گڑگڑائے-

"اے اللہ میں اپنی کمزوری اور قلت تدبیر اور لوگوں کے بالمقابل اپنی بے بسی کی تیرے حضور شکایت کرتا ہوں- اے میرے اللہ اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے! کمزوروں کا تو ہی مولیٰ ہے- میرا تو ہی کارساز ہے- تو مجھے کس کے سپرد فرمائے گا-؟ پروردگار! کیا تو نے دشمن کے سپرد میرا معاملہ کر دیا ہے؟ اگر تو مجھ پر ناراض نہیں تو مجھے ان تکالیف کی پرواہ نہیں کہ تیرا دامن عافیت میرے لئے وسیع ہے- مجھے قسم ہے تیرے روشن چہرہ کی جس سے ظلمات دور ہوتی ہیں اور دین و دنیا درست ہوتی ہیں- تو مجھ سے ناراض نہ ہو- مجھے تیری رضا درکار ہے- اور تیرے علاوہ کسی کو کوئی قوت اور طاقت حاصل نہیں-"

(سیرۃ ابن ہشام- جلد اول جز ثانی ص 286)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزرگان سلسلہ کا مختصر تعارف

لبنیٰ اکرم چٹھہ

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب

آپ بمقام بمبئی 12- اکتوبر 1877ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد مذہب کی تفاصیل سے زیادہ واقف نہ تھے۔ مگر خدا پرست اور اس کے حضور بہت دعا کرنے والے اور اس پر توکل کرنے والے تھے انہوں نے اپنے اس بچے کا نام عبداللہ رکھا۔ جو اسم بامسمّیٰ ثابت ہوا اور یہ بچہ بڑا ہو کر واقعی اللہ تعالیٰ کا صالح بندہ بنا۔ آپ حیدر آباد کے وہ خاص الخاص بزرگ ہیں جن کے متعلق بلامبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ بہت بعد میں آئے لیکن اپنے اخلاص و تقویٰ روح قربانی اور خدمات سلسلہ کے لحاظ سے بہتوں سے آگے نکل گئے۔

حضرت سیٹھ صاحب کی زندگی میں آپ کے خاندان کو بھاری دنیوی اعزاز اور تمول حاصل ہوا اور آپ نے اپنے خاندان کے ظاہری عروج کو اشاعت دین اور خدمت خلق کے لئے بھرپور طور پر استعمال کیا آپ کا خاندان آغا خانیوں میں بہت معزز متصور ہوتا تھا۔

قبول احمدیت کی داستان

آپ خود فرماتے ہیں۔

کہ ایک دن میں اپنے مکان کی بالائی منزل پر چڑھ رہا تھا تو بے اختیار زور سے میری زبان سے ذیل کا یہ شعر نکل گیا۔

چمکی ہوئی فرزند تیری ان دنوں تقدیر ہے
تختِ سلطانی پہ تیرے باپ کی تصویر ہے

میں متعجب ہوا کہ یہ کیا بات ہے ہم دنیادار لوگ جو دن رات تجارتی کاموں میں مصروف رہتے تھے تقدیر کا چمکنا مال و زر دستیاب ہونے کو سمجھتے تھے جو اس وقت تو ملا نہیں۔ اور میں اس بات کو معمولی سمجھا اور یہ بھولی بسری بات ہو گئی لیکن بعد میں جب مجھ پر فضل ہوا تب مجھے یہ شعر یاد آیا۔ اور مجھے سمجھ آیا کہ اس کا کیا مطلب تھا میری دینی و دنیوی تقدیر چمکنے والی تھی۔ جس کے بارے میں یہ عظیم الشان پیشگوئی تھی۔

زندگی میں عظیم الشان انقلاب

فرماتے ہیں۔ میری تقدیر چمکنے کا سلسلہ عجیب طرح سے شروع ہوا یوں کہ 1913ء میں جبکہ میری عمر 36 سال کی تھی مینجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) قادیان کی طرف سے یہ رسالہ ہماری فرم کے نام اشتہار حاصل کرنے کے لئے موصول ہوا۔ اس سے پہلے میں نے قادیان کا نام کبھی نہیں سنا تھا۔ مذہب سے دلچسپی نہ ہونے کے سبب یہ رسالہ کئی روز تک میرے سامنے پڑا رہا۔ ایک دن میری نظر اس کے آخری صفحے پر پڑی جس میں کتاب ٹیچنگز آف اسلام کے بارے میں اشتہار درج تھا۔ یہ کتاب حضرت مرزا غلام احمد بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ ہے میں نے منگوائی مطالعہ کیا میں نے اسے روحانی خزانے کی کان پایا۔ مجھ پر اس کا ایسا گہرا اثر ہوا کہ گویا میں ظلمت سے نکل کر نور میں آگیا اور میرے دل میں ایک نئی روح پھونکی گئی۔

اس کتاب سے مجھے کئی برکتیں حاصل ہوئیں پہلی برکت تو یہ کہ میں نے قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کو تدبر سے پڑھا اپنے پچھلے خیالات کو غلط پایا اور سمجھ لیا کہ قرآن کریم کی آیات میں اختلاف نہیں ہے۔ میں نے مختلف مضامین کے بارے میں آیات قرآنیہ کا ترجمہ ایک کتاب کی صورت جمع کر کے مفت تقسیم کیا۔

دوسری برکت نمازوں کی پابندی نوافل کی ادائیگی، زکوٰۃ اور حج کی ادائیگی کی صورت میں پائی ہماری تجارتی کمپنی میں جو ناجائز کام تجارتی فن تصور کئے جاتے تھے سب کو موقوف کر کے کاروبار میں راستی اور دیانتداری کا سلسلہ شروع کیا۔

تیسری برکت اس کتاب سے یہ عجیب بات معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ دعا سنتا ہے اور جواب بھی دیتا ہے۔ اس امر کی تحقیق کے لئے کہ حضرت مرزا صاحب کی یہ بات صحیح ہے یا نہیں ایک روز نماز مغرب میں میں نے دعا کی۔

"اے اللہ اگر تو دعا سنتا ہے اور اس کا جواب بھی دیتا ہے تو میرے ایک سوال کا جواب دے تا مجھے یقین ہو جائے۔ اے اللہ! مجھے بتا کہ میرے والد مرحوم کا کیا حال ہے۔ ان کی وفات کو دس سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ وہ مذہب سے بہت کم واقف تھے مگر خدا پرست اور متوکل علی اللہ تھے۔ اس دعا کے ایک دو روز بعد والد صاحب مجھے خواب میں نظر آئے اور مجھے کہنے لگے کہ میں خوش ہوں اور مجھے ایک انگوٹھی دکھائی۔ جس کے ایک دو نگینے چمکتے تھے اور ایک دو سیاہ تھے قبول احمدیت کے بعد میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ چار نگینوں سے مراد والد صاحب کی چار اولاد ہے اور ان کی اولاد کی حالت مجھ پر ظاہر کی گئی ہے۔

اس خواب کے بعد مجھ پر ظاہر ہو گیا کہ خدا تعالیٰ دعائیں نہ صرف سنتا ہے بلکہ جواب بھی دیتا ہے تاہم مجھے خیال آیا کہ اگر میں کسی سے ذکر کروں تو وہ کہے گا کہ تمہارے دل میں ایک بات تھی اسی کے مطابق خواب آیا اس لئے یہ کوئی یقینی ثبوت نہیں سو میں نے سوچا کہ پھر تحقیق کروں اور زیادہ واضح ثبوت حاصل کروں۔ سو میں نے پھر دعا کی کہ اے اللہ! مجھے تو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ تو دعائیں سنتا ہے مگر دوسرے اس پر یقین نہ کریں گے۔ اس لئے مہربانی کر کے میرے ایک اور سوال کا جواب دے تا مجھے یقین کامل ہو جائے۔ اور دوسروں کے لئے بھی ایک حجت تمام ہو جائے۔ یا اللہ تو مجھے بتا کہ میری والدہ کا کیا حال ہے۔ اور ساتھ ہی یہ دعا بھی کی کہ میری والدہ کی جب وفات ہوئی تھی تب میری عمر صرف 3 سال کی تھی۔ خواب میں مجھے کوئی بھی دوسری عورت نظر آجائے گی تو مجھے کیسے یقین ہو گا کہ یہ میری والدہ ہے۔

مجھے اس کا جواب جلد نہ ملا لیکن میں بار بار دعا کرتا رہا۔ آخر ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ "ایک عورت جو بڑے درجہ والی ہے بڑے تخت پر بیٹھی ہے۔ اور ان کے اطراف میں بہت سے لوگ جمع ہیں میں نے کسی سے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ تو جواب ملا "تمہاری جنتی ماں (یعنی جس ماں نے تمہیں پیدا کیا)

سو اس طرح خدا تعالیٰ نے نہ صرف میری دعائیں سنیں بلکہ جواب بھی دیا کہ تمہارے والدین جنت میں ہیں۔

پھر ایک اہل حدیث شخص کے زیر اثر میں کٹر اہل حدیث بن گیا اسی نے مجھے حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے بارے میں بدظن کر دیا اور قبول احمدیت میں رکاوٹ پیدا کر دی۔ یہ تقدیر کہ میں احمدیت قبول کر کے خدمت دین سے مشرف ہوں اس کے پورا ہونے کا آغاز یوں ہوا کہ

1914ء میں حضرت یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر الحکم ڈیڑھ ہزار میل دور واقع قادیان سے میرے پاس ابلاغ حق کے لئے آئے آپ کسی کام سے حیدر آباد آئے مگر کام نہ بنا۔ کسی طریقے سے مجھ تک دکن آئے۔ آپ صداقت حق کے لئے مجھے بہت کچھ سکھاتے اور کتابیں پڑھ کر بتاتے۔ مگر پیدا شدہ تعصب کے باعث میں نے آپ کی کوئی بات نہ قبول کی آپ نے مجھے بہت سی کتابیں قادیان سے منگوا کر دیں لیکن میں ان سے وہی حصے پڑھتا جن میں رسول کریم کی فضیلت بیان ہوئی لیکن جہاں حضرت اقدس کے دعاوی وغیرہ کا ذکر آتا میں ان حصوں کو چھوڑ دیتا میں ارادہ کر چکا تھا کہ میں احمدیت قبول نہ کروں گا۔

ایک خواب کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو یہ تحریک ہوئی کہ آپ والئ دکن کو دعوت دیں۔ چنانچہ حضور نے تحفۃ الملوک کتاب موثر طرز بیان میں تالیف کر کے اسے دیدہ زیب طرز پر طبع کروایا۔

یہ کتاب پیش کرنے کے لئے مربیان کا قافلہ جب پہلی مرتبہ روانہ ہوا تو عرفانی صاحب نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے خصوصیت سے کہا کہ سکندر آباد میں سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین صاحب ایک طالب حق ہیں اور ان کے چہرہ پر سعادت کے آثار ہیں۔ آپ انہیں ضرور ملیں مگر وہ اپنے پہلے سفر میں بھول گئے دوسری مرتبہ جب وہ دکن گئے تو انہیں دوبارہ تاکید کی گئی عرفانی صاحب فرماتے ہیں کہ "میرا ایمان ہے ان مربیان کا یہ دوسرا سفر محض الہ دین عبداللہ بھائی کے لئے تھا۔

سیٹھ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ "ان مربیان کے دوسری بار آنے پر جب مجھے علم ہوا تو میں نے اپنے مکان الہ دین بلڈنگ میں تقریر کروائی جس کے بعد مخالف علماء بھی آتے رہے۔ اور مجھے دونوں طرف کے دلائل کو بخوبی سننے اور سمجھنے کا موقع ملتا رہا۔

ایک منذر خواب

اگرچہ اب تک آپ پر صداقت احمدیت روز روشن کی طرح واضح ہو گئی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اپنے اقارب و اہل حدیث دوست کو ناراض کر کے احمدیت قبول کرنے کی جرأت نہ رکھتے تھے بلکہ آپ نے احمدی علماء کا درس بھی اپنے ہاں سے موقوف کر دیا۔ لیکن ساتھ ہی آپ دعا بکثرت کرتے رہے سو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمانیت کے طفیل آپ کی نجات کا سامان فرما دیا۔

آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ اپنے اس اہل حدیث دوست اور ایک اور شخص کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور وہاں کسی کی مذمت ہو رہی ہے اتنے میں پولیس آئی اور سیٹھ صاحب سمیت دیگر دونوں کو بھی گرفتار کر لیا اور پولیس کورٹ میں پیش کیا وہاں سب کو آٹھ آٹھ روز قید ہوئی سیٹھ صاحب جیل میں روتے اور کہتے کہ مذمت تو اس اہل حدیث نے کی تھی مجھے ناحق گرفتار کیا اس پر سیٹھ صاحب کو کہا گیا کہ تو نے اس کی صحبت کیوں ترک نہ کی سیٹھ صاحب نے اس خواب سے یہ سمجھا کہ آپ کا یہ ساتھی احمدیت کا مخالف ہے جبکہ آپ پر احمدیت کی صداقت واضح ہو گئی ہے۔ پھر بھی میں اس کے ساتھ ملا رہتا ہوں خواب میں مجھے اس دنیا کی جیل ہوئی ہے اگر میں اسی طرح اس کی معیت میں رہا تو اگلے جہاں مجھے جہنم نصیب ہو گی۔

قبول احمدیت کی توفیق پانا

حضرت مفتی محمد صادق صاحب سیٹھ صاحب کی بیعت سے متعلق فرماتے ہیں۔ "ایک خاص خوشی کی بات یہ ہے کہ یہاں کے ایک معزز تاجر سیٹھ الہ دین صاحب ہمارے ایک لیکچر میں شامل ہوئے اس کو سننے کے بعد انہوں نے اپنے مکان پر لیکچرز کروائے پھر اپنے مکان میں درس قرآن کروایا اور ساتھ ہی ساتھ سلسلہ کے حالات بھی جانتے رہے اور خوب تحقیقات کرواتے رہے۔ دوران تحقیق کئی مخالفین ان کے پاس آتے رہے سمجھاتے رہے اور مخالفین کی کتب بھی ان تک پہنچائی گئیں۔ سب کچھ دیکھ کر سمجھ کر انہوں نے اور ان کے ایک ماموں نے بیعت کر لی۔

آپ کے متعلق حضرت مصلح موعود کے ارشادات

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

○ آپ کے قبول احمدیت سے پہلے آپ کو رویاء میں میں نے دیکھا کہ ایک تخت پر بیٹھے ہیں اور فرشتے آسمان سے آپ پر نور پھینک رہے ہیں۔

○ کوئی فرد آپ جتنا وقت اور روپیہ (دعوت الی اللہ) کے لئے صرف نہیں کرتا۔ مالی خدمت میں آپ کا مرتبہ غالباً سب سے بڑھا ہوا ہے۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک ہود احمد ایوب

جسمانی نظام پر ورزش کے اثرات

یہ ایک ابدی سچائی ہے جسے اہل علم دہراتے چلے آئے ہیں۔ کہ ورزش جسم کو مضبوطی فراہم کرتی ہے جبکہ کچھ نہ کرنے سے ضیاع کا احتمال رہتا ہے۔ آج کے دور میں بھی جسمانی ورزش کا اصول ہے کہ کسی بھی جسمانی حصہ کو استعمال کرنے سے اس نظام میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کا استعمال نہ کرنے سے کمزوری پیدا ہو جاتی ہے لیکن آج کے اس مصروف دور میں ہم اس اصول کو بھول چکے ہیں۔ جس کی وجہ سے انسانی بیماریوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے امریکی میڈیکل ایسوسی ایشن کے مطابق

Exercise is the master co-ordination for healthy peoples, and major theraphy for ill peoples

"ورزش صحت مند رہنے کے لئے اہم رابطہ کا کام کرتی ہے اور بیماری کا بہترین علاج ہے۔"

اس مضمون میں ہم ورزش کے ان اثرات کا ذکر کریں گے جو وہ مختلف جسمانی نظاموں پر ڈالتی ہے۔

نظام دوران خون پر ورزش کے اثرات

ہمارے نظام دوران خون کا مقصد بنیادی طور پر جسم کے تمام خلیوں کو بذریعہ خون خوراک اور آکسیجن پہنچانا ہوتا ہے۔ اور خلیوں سے فاضل مادوں کو بذریعہ پھیپھڑے اور گردے خارج کرنا ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے خون کو River of Life زندگی کا دریا کہا جاتا ہے۔

ورزش کے دوران ہمارے دل کے دھڑکنے کی رفتار بڑھ جاتی ہے جس کے ساتھ ساتھ دل کا سٹروک والیوم Stroke Volume یعنی پمپنگ کپیسٹی (Pumping Capacity) خون کو پمپ کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے جس کی وجہ سے زیادہ خون ہمارے کام کرنے والے خلیوں کو میسر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سب سے زیادہ اہم اور زیادہ مدت رہنے والا اثر یہ ہوتا ہے کہ دل کا سائز بڑھ جاتا ہے اور اس کے عضلات میں کئی گناہ زیادہ قوت آجاتی ہے جس کی وجہ سے ہمارے دل کی دھڑکن کی رفتار کم ہو جاتی ہے۔ چاہے ہم عام حالت میں ہوں یا ورزش کر رہے ہوں۔

اس کے علاوہ ہمارے خون کی نالیوں کی لچک اور سائز بھی بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے ہمارے جسم کا بلڈ پریشر یعنی خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ خون میں موجود سرخ خلیوں کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور اس کی وجہ سے آکسیجن کو خلیوں تک لے جانے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے اور فاسد مادوں کا اخراج بھی تیزی سے ہوتا ہے۔

عام آدمی کا آرام کی حالت میں ایک منٹ میں پانچ لیٹر خون پمپ ہوتا ہے جبکہ ورزش کی حالت میں ایک منٹ میں 20 لیٹر سے 30 لیٹر تک خون پمپ ہوتا ہے۔

نظام تنفس پر اثرات

ورزش کا سب سے اہم اور فوری اثر نظام تنفس پر پڑتا ہے کہ ہمارے سانس لینے کی گہرائی بڑھ جاتی ہے۔ ورزش کے دوران خون کی سپلائی کے بڑھ جانے کی وجہ سے سانس لینے کے عضلات جو پسلیوں میں ہوتے ہیں ان کی طاقت بڑھ جاتی ہے اس کے علاوہ کام کاج کرنے کی صلاحیت اور دورانیہ بڑھ جاتا ہے اور تھکاوٹ کے اثرات کم سے کم ہو جاتے ہیں۔ نیز آکسیجن جذب کرنے کی صلاحیت بھی بڑھ جاتی ہے آرام کی حالت میں ایک عام آدمی میں آکسیجن جذب کرنے کی مقدار 250 ملی لیٹر فی منٹ اور ورزش کے دوران آکسیجن جذب کرنے کی مقدار 4000 ملی لیٹر فی منٹ تک بڑھ جاتی ہے

نظام عضلات پر ورزش کے اثرات

جب ہم ورزش کرتے ہیں تو خون کا دباؤ ہمارے عضلات کی طرف بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے ہمارے ورزش کرنے والے عضلات کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے جس کے نتیجہ میں ان کا سائز بڑھ جاتا ہے اور ان میں لچک پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس وجہ سے ان عضلات میں سکڑنے اور پھیلنے کی صلاحیت بھی بڑھ جاتی ہے 4 سے 6 ہفتے تک مسلسل سخت ورزش کرنے سے ہمارے جسمانی عضلات کا سائز اور طاقت بڑھ جاتی ہے ورزش کرنے سے ہمارے عضلات کی طرف خون کا دباؤ 25 گنا بڑھ جاتا ہے آرام کی حالت میں ہمارے عضلات کی طرف خون کا دباؤ 2 سے 3 ملی لیٹر فی منٹ 100 گرام ہوتا ہے جبکہ سخت ورزش کے دوران خون کا دباؤ 100 ملی لیٹر فی منٹ 100 گرام ہوتا ہے۔

نظام استخوان پر ورزش کے اثرات

ہمارے جسم میں 206 ہڈیاں ہیں۔ جو سائز اور شکل میں مختلف ہوتی ہیں۔ ورزش کرنے سے ان ہڈیوں میں موجود Bone Merrow زیادہ مقدار میں سرخ خلئے بناتے ہیں اور ہڈیوں کے اندر کیلشیم کا ذخیرہ بڑھ جاتا ہے اور ہماری ہڈیاں زیادہ مضبوط ہو جاتی ہیں۔ ان کی نشوونما بہتر رنگ میں ہوتی ہے۔

نظام انہضام پر ورزش کے اثرات

مسلسل ورزش کرنے سے ہمارے نظام انہضام پر بھی بہتر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ آنتوں کی حرکات تیز ہو جاتی ہیں اور قبض جیسی موذی مرض سے نجات مل جاتی ہے ہضم کرنے کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے ایک چیز کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ کھانا کھانے سے کم از کم دو گھنٹہ بعد ہی ورزش کرنی چاہئے کھانا کھانے کے فوراً بعد ورزش کرنے سے برے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور کارکردگی بھی متاثر ہوتی ہے۔

نظام اعصاب پر ورزش کے اثرات

ورزش کی وجہ سے ہمارے اعصابی نظام کی کارکردگی بہتر ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ہمارے دل کی دھڑکن کی رفتار کم ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ورزش سے ہمارے عضلاتی رابطے بڑھ جاتے ہیں اور مہارتی کارکردگی میں بہتری پیدا ہو جاتی ہے اس کے علاوہ ہمارے Reaction Time میں بھی کمی ہو جاتی ہے نیز ورزش کرنے سے ذہنی بوجھ سے نجات مل جاتی ہے۔

اس کے علاوہ ورزش کرنے سے قامتی نقائص دور کرنے میں مدد ملتی ہے۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 5

- اپنے اخلاص و ایمان اور جذبہ خدمت کی وجہ سے آپ بہتوں سے سبقت لے گئے ہیں۔
- آپ پاکیزہ دل ہیں اور سلسلہ کے درد میں اس قدر گداز ہیں کہ مجھے آپ کی قربانی کو دیکھ کر رشک آتا ہے۔
- مجھے آپ کی ذات پر فخر ہے۔
- ایسے وجود صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔
- میں اس (1955 والے) سفر میں آپ کے خاندان کو دعاؤں میں یاد رکھوں گا آپ میری زندگی کے ساتھی ہیں۔ بھائی بھائی کو اور دوست دوستوں کو یاد رکھتے ہیں جن کو خدا ملائے ان کا رشتہ کوئی نہیں توڑ سکتا۔

آپ کی خدمات جلیلہ

آپ کی تقریباً (نصف صدی) کی عدیم المثال قلمی خدمات سے دور دراز کے مربیان کو مدد ملی۔ آپ نے 8 ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل کتب اور کتابچوں کے علاوہ اشتہارات اور ٹریکٹ شائع کروائے۔ حضرت مسیح موعود کی انمول تالیف اسلامی اصول کی فلاسفی کے تراجم 9 زبانوں میں آپ نے شائع کئے اس بارے میں اولیت کا طرہ امتیاز آپ ہی کو حاصل ہے آپ نے اردو، گجراتی، ملنگی، کنڑی، ہندی، مرہٹی، انگریزی، سندھی، فارسی، گورمکھی دس زبانوں میں لٹریچر شائع کیا۔ ان کے علاوہ آپ نے کثرت سے انعامی چیلنج دیئے۔ عظیم داعی الی اللہ تھے۔ بے تحاشا قوم سلسلہ کے لئے پیش کیں اور خدمت کے ہر میدان میں نمایاں رہے۔

آپ نے 26 فروری 1962ء کو وفات پائی۔ آپ کی تدفین قادیان میں ہوئی۔

یہ حالات سوانح حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین سے لئے گئے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31719 میں مبارکہ منصور زوجہ منصور احمد خان قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 12/2 فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-3-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر بذمہ خاوند محترم ایک ہزار روپے اور زیورات طلائی وزنی پانچ تولہ مالیتی تیئس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مبارکہ منصور 12/2 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر1 مظفر احمد داؤد وصیت نمبر 22964 گواہ شد نمبر2 سید مبارک احمد شاہ وصیت نمبر 18400۔

مسل نمبر 31720 میں خاتونہ بی بی بیوہ محمد اسماعیل قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت 1957ء ساکن 24/17 دار الرحمت شرقی (ب) ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-4-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(1) حق مہر وصول شدہ بتیس روپے (2) طلائی زیورات وزنی ساڑھے آٹھ تولہ مالیتی تینتالیس ہزار روپے (3) ترکہ خاوند مکان برقبہ ساڑھے گیارہ مرلہ 17/24 واقع دارالرحمت شرقی (ب) کا 1/8 حصہ مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ خاتونہ بی بی 17/24 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ گواہ شد نمبر1 سلطان احمد پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 مبشر احمد وصیت نمبر27461 لنگر خانہ نمبر7۔

مسل نمبر31721 میں رفعت اسلام بنت عبدالسلام قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر39 دارالفتوح ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 98-5-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں وزنی چار ماشہ مالیتی دو ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ڈیڑھ سو روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رفعت اسلام 39۔ دارالفتوح ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالسلام وصیت نمبر22567 والد موصیہ گواہ شد نمبر2 مرزا محمد اقبال مربی سلسلہ وصیت نمبر21290۔

مسل نمبر31722 میں سیدہ خالدہ نعیم زوجہ سید نعیم احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 70 گلشن جامی ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 98-3-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر70 گلشن جامی ماڈل کالونی کراچی برقبہ 120 مربع گز دو منزلہ مالیتی دس لاکھ روپے۔ 2- زیورات طلائی یکصد چالیس گرام مالیتی چھپن ہزار روپے کل جائیداد دس لاکھ چھپن ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 80600 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سیدہ خالدہ نعیم 70 گلشن جامی ماڈل کالونی ملیر کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی۔ گواہ شد نمبر2 سید نعیم احمد خاوند موصیہ وصیت نمبر22234۔

اطلاعات و اعلانات

مکرم حمود الرحمٰن احمد صاحب کی دردناک وفات

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ مکرم حمود الرحمٰن احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا ابن مکرم چوہدری محمد سلمان اختر صاحب مقیم جرمنی مورخہ 8 اور 9۔ اگست 1998ء کی درمیانی شب ایک بجے ڈاکوؤں کی گولی لگنے سے انتقال کر گئے۔ ان کی عمر26 سال تھی۔

تفصیلات کے مطابق مورخہ 8 اور 9۔ اگست 1998ء کی درمیانی شب ایک بجے دو ڈاکو مکرم حمود الرحمٰن صاحب کے گھر واقع مراد آباد کالونی سرگودھا گیٹ پھلانگ کر اندر داخل ہوئے۔ چھت پر ایک کمرے کی تلاشی لینے کے بعد سیڑھیوں کے ذریعے اندر داخل ہوئے۔ اور قیمتی اشیاء زیورات وغیرہ لوٹ لیں۔ مکرم حمود الرحمٰن احمد صاحب کے جاگنے پر ایک ڈاکو نے ان پر گولی چلادی جو ان کی پیشانی پر لگی اور جان لیوا ثابت ہوئی۔

(بعد ازاں دونوں ڈاکو گرفتار ہو گئے اور مال مسروقہ بھی برآمد کر لیا گیا)

اگلے دن مورخہ 9۔ اگست 1998ء کو ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر پنجاب نے بعد نماز عصر بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں تدفین کے لئے میت کو عام قبرستان قطعہ شہداء میں لے جایا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے دعا کرائی۔ نماز جنازہ اور تدفین کے وقت ربوہ اور نزدیک کے اضلاع سے کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔

مرحوم نیک، مخلص اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے خادم تھے۔ مرکز کی ہر تحریک پر لبیک کہتے اور اولین فرصت میں اس پر عمل کرتے۔ آپ ناظم اطفال حلقہ، قائد حلقہ، نائب قائد ضلع رہے اور امسال آپ کو قیادت ضلع سرگودھا کی اہم خدمت سپرد کی گئی۔ جس کو آپ نے آخر وقت تک باحسن طریق پر سرانجام دیا۔ آپ محنت، لگن اور کامیابی سے خدمات ادا کرتے تھے، ہر وقت ضلع سرگودھا کی جملہ مجالس کی تعلیم، تربیت اور دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں رہنمائی کرتے رہتے تھے۔

دینی خدمات کے ساتھ ساتھ دنیوی لحاظ سے بھی آپ نیک نام تھے۔ آپ پراپرٹی کا کاروبار بڑی کامیابی کے ساتھ چلا رہے تھے۔ آپ کا آبائی گاؤں چک 35 جنوبی تھا۔ اپنے والد صاحب کے بیرون ملک جانے کے بعد آپ کو گاؤں کی نمبرداری سپرد ہوئی۔ آپ غیر از جماعت احباب میں بھی خدمت کرنے والے اور اچھے کردار کے مالک سمجھے جاتے تھے۔

آپ کے سات بھائی اور ایک ہمشیرہ ہیں۔ ایک بھائی کے علاوہ تمام بیرون ملک مقیم ہیں۔ پسماندگان میں آپ نے بیوہ کے علاوہ دو بچے چھوڑے ہیں۔ بڑی بیٹی کی عمر3 سال اور بیٹے کی عمر ایک سال ہے مرحوم محترم چوہدری ہدایت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ چک 35 جنوبی سرگودھا کے پوتے اور حضرت چوہدری مولا بخش صاحب نمبردار رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پڑپوتے تھے۔ نیز محترمہ امتہ الودود صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ انگلستان اور مکرم پروفیسر سلطان اکبر صاحب ربوہ کے بھتیجے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ محترمہ نسیم یوسف صاحبہ صدر لجنہ رچنا ٹاؤن اہلیہ مکرم محمد یوسف سجاد صاحب مربی سلسلہ رچنا ٹاؤن لاہور بعارضہ بخار بیمار ہیں۔

○ مکرم امین احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ کا بھانجہ عزیز یاسر محمود گذشتہ چند روز سے بخار میں مبتلا ہے بخار کافی تیز ہے جو اتر نہیں رہا۔

○ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ محمود احمد صاحب آف ملتان حال لاہور گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔

○ مکرم منور احمد ناصر صاحب کارکن پی ٹی وی اسلام آباد کی ٹانگ دو جگہ سے موٹر سائیکل کے حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے۔ اسی طرح ان کی بیٹی عزیزہ فریحہ کی ٹانگ اسی حادثہ میں دو جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔

ان سب کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ ثریا بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم زیارت احمد صاحب)

محترمہ ثریا بیگم صاحبہ بیوہ مکرم زیارت احمد صاحب ساکنہ مکان نمبر3/21 دارالیمن غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا مذکورہ بالا قطعہ نمبر3/21 دارالیمن غربی ربوہ رقبہ دس مرلے میں سے ان کا حصہ پانچ مرلے میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم سعادت احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم قمرالزمان صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم فخرالزمان صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم بدرالزمان صاحب (بیٹا)
6۔ محترمہ شائستہ شہوار صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ حال چین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 98-5-12 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری فضل کریم صاحب ربوہ کی پوتی اور مکرم حمید اللہ صاحب 565 ضلع فیصل آباد کی نواسی ہے حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام "عالیہ بدر" عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور باعمر خادمہ دین بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ ڈی۔ بی۔ اے

(ڈپلومہ ان بزنس ایڈمنسٹریشن)

○ لاہور کالج آف کمپیوٹرائزڈ مینجمنٹ سائنسز لاہور نے ڈی بی اے میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ میٹرک سائنس / آرٹس پاس طلبہ داخلہ کے اہل ہوں گے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15۔ اگست 1998ء مقرر ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ 9۔ اگست 1998ء ملاحظہ فرمادیں۔

(نظارت تعلیم)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ: 1958ء
تریاق اٹھرا
60 گولی 25/-
120 گولی 50/-
250 گولی 100/-
نور نظر (اولاد نرینہ کیلئے)
اٹھرا اور ہر قسم کے علاج کیلئے
کورس کستوری والا 1100/-
کورس قلب الحجر والا 200/-
زدہ جام عشق خاص
اکسیر الرجال
حب مقوی کبیر
امساکین
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
211538

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 13- اگست- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 25 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 33 سنٹی گریڈ
15- اگست غروب آفتاب 6-54
16- اگست طلوع آفتاب 5-32

عالمی خبریں

افغانستان میں طالبان نے پل خمری سمیت 3- اہم شہر فتح کر لئے ہیں- اب ازبک سرحد تک پہنچ گئے ہیں- مخالفوں کے سینکڑوں فوجی گرفتار کر لئے گئے- مخالف شمالی اتحاد نے کہا ہے کہ ہم دوبارہ منظم ہو کر آئیں گے- جنگ جاری رہے گی- طالبان کے مخالف احمد شاہ مسعود کے آخری ٹھکانے وادی پنج شیر کے لئے جانے والی بڑی سپلائی لائن ٹوٹ گئی- مخالف دھڑے کے سب سے زیادہ 600 فوجی ناہرین میں گرفتار ہوئے-

طالبان کے مخالف کمانڈر نے کہا ہے کہ اب ہم پہاڑوں اور پرانے ٹھکانوں پر واپس جائیں گے جہاں سے ہم نے روس کے خلاف جنگ کی تھی-

ایران طالبان کے خلاف فوج بھی استعمال کر سکتا ہے- مبصرین کا کہنا ہے کہ طالبان کی کامیابیوں سے ایران کی سلامتی متاثر ہو رہی ہے- ایران زیادہ دیر تک خاموش نہیں رہ سکتا- روس اور سابق روس کی ریاستوں کی طرف سے بھی پاکستان پر الزامات لگ رہے ہیں-

دہشت گردی کے خطرہ کی وجہ سے کئی امریکی سفارت خانوں کو تالے لگ گئے ہیں- چھ سے زائد ممالک میں سفارت خانوں نے کام بند کر دیا- مصر' ملائیشیا اور یمن میں حملوں کی دھمکیاں ملی ہیں- سوئٹزرلینڈ میں بم کی اطلاع پر سفارت خانہ خالی کروانا پڑا تمام سفیروں کو کسی بھی وقت کام معطل کرنے کا اختیار دے دیا گیا-

انڈونیشیا میں طلبہ پر فائرنگ کرنے والے دو فوجی افسروں کو 10 ماہ اور 4 ماہ کی قید کا حکم سنایا گیا ہے- جس ٹریبونل نے سزا سنائی اس کی کارروائی ٹی وی پر براہ راست نشر کی گئی-

امریکہ نے سوویت یونین کی جگہ اب اسلام کے خلاف جنگ شروع کر رکھی ہے- اس کا رد عمل ہے کہ دنیا میں امریکی سفارت خانے اور باشندے دہشت گردی کا نشانہ بن رہے ہیں- دوسرے ممالک کے لئے امریکی پالیسیاں جارحیت کے مترادف ہیں- بی بی سی کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اسرائیل کے لئے امریکہ کی اندھی حمایت کو کئی ممالک سخت ناپسند کرتے ہیں- تاہم امریکی وزیر خارجہ مسز البرائیٹ کا خیال ہے کہ ان حملوں کی وجہ ہماری قانون اور آزادی پسندی ہے-

ایران کے ساتھ قریبی تعلقات کے معاملے پر بھارتی وزارت خارجہ اور وزارت دفاع میں اختلاف ہو گیا ہے-

بھارت کے کرکٹر سچن ٹنڈولکر کو راجیو گاندھی سپورٹس ایوارڈ کے لئے منتخب کیا گیا ہے-

سربوں کے حملوں کی وجہ سے کو سوو سے دو لاکھ افراد ہجرت کر چکے ہیں- سلامتی کونسل نے علاقے میں فوری جنگ بندی کا مطالبہ کیا ہے-

بھارت میں 4 لاکھ یونیورسٹیوں اور کالجوں کے اساتذہ نے ہڑتال کر دی ان کا مطالبہ تنخواہیں بڑھوانا ہے- حکومت نے حال ہی میں کالج اساتذہ کی تنخواہ سات ہزار سے بڑھ کر تیرہ ہزار روپے کی ہے مگر اساتذہ کا کہنا ہے کہ ان کی تنخواہ 15 ہزار کی جائے-

بھارتی صوبہ بہار میں سیلاب سے 108 اور اتر پردیش میں 208- افراد ہلاک ہو گئے- آسام میں کئی اضلاع میں صورت حال بدستور تشویشناک ہے-

جنوبی کوریا کے سابق وزیر اطلاعات کو رشوت لینے کے جرم میں اڑھائی سال قید کی سزا سنا دی گئی ہے-

امریکہ کو سفارت خانے بم سے اڑانے کی پیشگی اطلاع سابق اسرائیلی مخبر سے مل چکی تھی- تاہم سفارت خانے نے اس اطلاع کو غیر مستند قرار دے کر اس پر غور نہ کیا-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

اے آر وائی گولڈ کیس میں محترمہ بے نظیر بھٹو اور ان کے خاوند سینیٹر آصف علی زرداری سمیت 9- افراد پر فرد جرم عائد کر دی گئی- ان پر الزام ہے کہ انہوں نے وزیراعظم کی حیثیت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اے آر وائی کو گولڈ لائسنس جاری کیا جس میں ڈیوٹیوں کی رعایت دی گئی تھی اس سے ملکی خزانے کو ایک ارب 80 کروڑ کا نقصان ہوا- اور اس کے عوض میں 10 ملین ڈالر وصول کئے- بے نظیر اور آصف زرداری نے فرم جرم پر دستخط نہیں کئے-

گولڈ کیس میں محترمہ بے نظیر بھٹو اپنا دفاع کرنے کے لئے خود روسٹرم پر آگئیں- انہوں نے جج میں جسٹس نواز عباسی کی شمولیت پر اعتراض کیا- اور کہا کہ میرے خلاف ریفرنس ایسے ججوں کو بھجوائے جا رہے ہیں جو لاء سیکرٹری رہے یا نواز شریف کے دور میں بھرتی ہوئے یا ان کے بھائی اراکین قومی اسمبلی ہیں- محترمہ نے کہا کہ فرد جرم عائد نہ کریں میں سپریم کورٹ میں جاؤں گی- انہوں نے کہا کہ میرے اکاؤنٹس رکھنا چاہتے ہیں تو رکھ لیں- مجھے اللہ اور دے گا-

ایران میں پاکستانی سفارت خانے پر پتھراؤ کیا گیا- کھڑکیاں ٹوٹ گئیں عملے سے دھینگا مشتی کی گئی- سینکڑوں مظاہرین طالبان کی قید سے 11- ایرانیوں کو چھڑوانے کے لئے مظاہرہ کر رہے تھے-

سابق صدر فاروق لغاری نے اہم انکشاف کیا ہے کہ نواز شریف نے امریکی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائٹ کے فون پر اصل کانسی کو امریکہ بھجوایا تھا- میں نے نواز شریف سے پوچھا تو جواب ملا میڈم کا فون آیا تھا- حکمرانوں نے پاکستان کی عزت خاک میں ملا دی- میں سودے بازی کر کے صدر رہ سکتا تھا- انہوں نے کہا کہ بے نظیر نے اعتزاز احسن' گیلانی اور میرے سامنے تسلیم کیا کہ زرداری کو جہاں بھیجوں گی خرابیاں ہی پیدا کریں گے- وہ میرے پاس آکر روتی تھیں- انہوں نے الزام لگایا کہ شریف فیملی نے 80- ارب روپے بیرون ملک بھجوائے ہیں- ملت پارٹی کے سربراہ نے بہاولپور بار اور حاصل پور میں خطاب کیا-

وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے قومی مسائل پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کا منصوبہ ملتوی نہیں کیا گیا- شکست خوردہ عناصر نے قومی مفادات کو قربان کر کے جو کھیلا ہے بے نظیر کی اینٹی وفاق ریلیوں میں شرکت سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ وہ عوام میں اپنی ساکھ کھو بیٹھی ہیں اب وہ اپنی سیاسی سوچ کے مطابق علاقائی پارٹی بن گئی ہیں جو قابل افسوس ہے- وزیراعظم جب سینٹ میں اعلان کر چکے ہیں کہ ڈیم کی ایک اینٹ بھی قومی اتفاق رائے کے بغیر نہیں رکھی جائے گی تو پھر احتجاج کا کوئی جواز نہیں تھا-

چار دہشت گرد گرفتار کر لئے گئے- انہوں نے 14- اگست کو مذہبی رہنماؤں اور پولیس افسروں کے قتل کا منصوبہ بنایا تھا گرفتار ہونے والوں کا تعلق مذہبی تنظیم سے ہے- انہوں نے ایس پی کرائم فیصل آباد اور واربرٹن میں تحریک جعفریہ کے آٹھ کارکنوں سمیت کئی افراد کو قتل کیا- اسلحہ بھی برآمد کر لیا گیا ہے-

ایک وکیل نے ہائی کورٹ کو درخواست دی ہے کہ بے نظیر بھٹو اور ولی خان کے خلاف غداری کا مقدمہ درج کیا جائے-

بلوچستان میں مسلم لیگ آئندہ 24 گھنٹوں میں اپنی حکومت قائم کر لے گی- نامزد وزیر اعلیٰ جان جمالی نے مطلوبہ حمایت حاصل کر لی ہے- سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ مسلم لیگ کی پوزیشن کمزور ہے- اسے تمام ارکان کی شرائط قبول کرنا ہوں گی-

مہنگائی میں اضافے سے چینی گھی آٹا اور سبزیوں کی قیمتوں میں 20 فیصد اضافہ ہو گیا ہے- گاڑیاں اور موٹر سائیکل بھی 20 فیصد مہنگے کر دیئے گئے ہیں-

کشمیر کے مسئلے کو فراموش کر کے بھارت کو چینی برآمد کرنے کے لئے بااثر شخصیات کی شوگر ملوں میں دوڑ شروع ہو گئی ہے ان میں اتفاق شوگر مل' چوہدری شوگر ملز' اور حسیب وقاص شوگر ملز پیش پیش ہیں-

وزیراعظم نواز شریف 18- ستمبر کو امریکہ جائیں گے جہاں پر وہ صدر کلنٹن سے سی ٹی بی ٹی معاہدے اور ایف 16 طیاروں کے بارے میں بات چیت کریں گے-

جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا نے پاک بھارت ثالثی کی پیشکش کی ہے- 30- اگست کو جنوبی افریقہ میں نواز واجپائی ملاقات ہوگی-

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے 20- اگست سے تحریک شروع کرنے کا اعلان کر دیا ہے-

اقوام متحدہ کی کشمیر کے بارے میں قراردادوں کے 50 سال مکمل ہونے پر وزیر اطلاعات مشاہد حسین سید نے کہا ہے کہ بھارت کا کشمیر پر قبضہ قائم نہیں رہ سکتا- اس موقعہ پر مظفر آباد میں ایک عالمی کشمیر کانفرنس منعقد ہوئی جس میں وزیراعظم نے بھی پیغام بھیجا-

صدارتی ایوارڈ یافتہ قاری خوشی محمد انتقال کر گئے- وہ پھیپھڑوں کے کینسر کا شکار تھے-

کھانسی کا بہترین علاج
کفیکس سیرپ (ہومیو)
خوش ذائقہ اور موثر 60ml
ھفوک میں دستیاب ہے

رابطہ
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز
طارق مارکیٹ ربوہ
☎ pp 212352
فیکس 04524-211605
سیرپ اور دوسری ادویات کی سپلائی کیلئے سیلزمین درکار ہیں

ٹانسلز - غدود - گلٹیوں کیلئے
کیوریٹو ہومیوپیتھک نسخے
گلٹی کورس NodesCourse 120/-
پروسٹیٹ کورس ProstateCourse 160/-
خنازیر کیور ScrofulaCure 25/-
ٹانسلز کیور TonsilsCure 25/-
ہر اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے طلب کریں- لٹریچر فری
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ - فون کلینک 211054/771
آفس 213156 سیلز آفس 211283 فیکس 212299